حدیث سیل

ترجمہ وتدوین: شاہد رضا

حج فرض یا حج نذر؟

رُوِيَ أَنَّ رَجُلًا نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ وَلَمْ يَكُنْ حَجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «حُجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ حُجَّ لِنَذْرِكَ بَعْدُ».

وَرُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ، قَالَ: «مَنْ شُبْرُمَةُ»؟ قَالَ: أَخٌ لِيْ أَوْ قَرِيْبٌ لِيْ، قَالَ: «حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ»؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: «حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ، ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ».

روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے حج ادا کرنے کی نذر مانی، جب کہ اس نے فرض حج ادا نہیں کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: پہلے فرض حج ادا کرو، پھر اپنی نذر کے لیے حج ادا کرو۔

اور روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج کے دوران میں) ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا: شبرمہ کی جانب سے لبیک، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے (اس سے) پوچھا: یہ شبرمہ کون ہے؟

اس نے جواب دیا: میرا بھائی یا (کہا کہ) میرا اقربیی رشتہ دار[2]، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے (اس سے) پھر پوچھا: کیا تم نے اپنی جانب سے حج ادا کر لیا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی نہیں، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: پہلے اپنی جانب سے حج ادا کرو، پھر شبرمہ کی جانب سے حج ادا کرو۔

حواشی کی توضیح

۱۔ تمام احکام عبادت، خواہ وہ پنج وقتہ نماز ہو، روزے ہوں، صدقہ ہو یا حج کی ادائیگی، انھیں تمام اقسام کی عبادات، خواہ وہ نفلی ہوں یا نذر کی، سب پر ترجیح حاصل ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درج بالا روایت میں واضح فرمادیا ہے۔

۲۔ یہ بات بدیہی طور پر واضح ہے کہ کسی بھی نوعیت کی فرض عبادت کا حکم ایک شخص سے دوسرے شخص پر عائد نہیں ہو سکتا۔ روایت سے واضح ہے کہ وہ شخص اپنے بھائی کی نذر پوری کرنے کے لیے حج ادا کر رہا تھا، جب کہ اس کا بھائی اپنی نذر پوری کرنے سے پہلے ہی وفات پاچکا تھا یا وہ ایسا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا۔ امام بیہقی کی روایت کردہ ایک روایت اس نکتے کی بہ خوبی وضاحت کرتی ہے۔ بیہقی، رقم ۹۶۳۵ کے مطابق، وہ شخص اپنے بھائی کی نذر پوری کرنے کے لیے حج ادا کر رہا تھا جو اس نے مانی ہوئی تھی اور اس کے بھائی نے اس شخص کو اپنی جانب سے پوری کرنے کے لیے وصیت کی تھی۔ روایت درج ذیل ہے:

أن عبد الله بن عباس مر به رجل يهل يقول: لبيك بحجة عن شبرمة، فقال: ومن شبرمة؟ قال: أوصى أن يحج عنه، فقال: احججت أنت؟ قال: لا، قال: فابدأ أنت فاحجج عن نفسک ثم احجج عن شبرمة.

”حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) ایک شخص کے پاس سے گزرے جو حج ادا کر رہا تھا، وہ کہہ رہا تھا: شبرمہ کے حج کے لیے لبیک، حضرت ابن عباس نے اس سے پوچھا: یہ شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: شبرمہ نے مجھے اپنی جانب سے حج ادا کرنے کی وصیت کی تھی، حضرت ابن عباس نے پوچھا: کیا تم نے اپنا حج ادا کر لیا ہے؟ اس نے کہا: جی نہیں، انھوں نے کہا: پہلے اپنی جانب سے حج ادا کرو، پھر شبرمہ کی جانب سے ادا کرو۔“

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متون

پہلی روایت

السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۸۴۶۵ میں روایت کی گئی ہے۔

دوسری روایت

بعض اختلافات کے ساتھ دوسری روایت ابوداؤد، رقم ۱۸۱۱؛ ابن ماجہ، رقم ۲۹۰۳؛ بیہقی، رقم ۸۴۵۸-۸۴۶۷، ۹۶۳۵؛ ابن خزیمہ، رقم ۳۰۳۹؛ ابویعلیٰ، رقم ۲۴۴۰، ۲۶۱۱؛ دار قطنی، رقم ۱۴۵-۱۴۷ اور ابن ابی شیبہ، رقم ۱۳۳۷۰ میں روایت کی گئی ہے۔

بیہقی، رقم ۸۴۶۱ میں '... سمع رجلًا یقول: لبیك عن شبرمة' (...ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا: شبرمہ کی جانب سے لبیک) کے الفاظ کے بجاے 'رأی رجل یلبي عن رجل' (دیکھا کہ ایک شخص دوسرے شخص کی جانب سے لبیک کہہ رہا ہے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً ابن ماجہ، رقم ۲۹۰۳ میں 'أحججت أنت؟' (کیا تم نے اپنا حج ادا کر لیا ہے؟) کے الفاظ کے بجاے ان کے مترادف الفاظ 'هل حججت أنت' (کیا تم نے اپنا حج ادا کر لیا ہے؟) روایت کیے گئے ہیں؛ ابن خزیمہ، رقم ۳۰۳۹ میں ان کے مترادف الفاظ 'هل حججت؟' (کیا تم نے حج ادا کر لیا ہے؟) روایت کیے گئے ہیں؛ بیہقی، رقم ۸۴۵۸ میں یہ الفاظ 'أحججت قط؟' (کیا تم نے کبھی حج ادا کیا ہے؟) روایت کیے گئے ہیں؛ بیہقی، رقم ۸۴۵۹ میں ان کے مترادف الفاظ 'حججت قط؟' (کیا تم نے کبھی حج ادا کیا ہے؟) روایت کیے گئے ہیں؛ بیہقی، رقم ۸۴۶۱ میں یہ الفاظ 'لبیت عن نفسك؟' (کیا تم نے اپنی جانب سے لبیک کہا ہے؟) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً ابن ماجہ، رقم ۲۹۰۳ میں 'فابدأ أنت فاحجج عن نفسك' (پہلے اپنی جانب سے حج ادا کرو) کے الفاظ کے بجاے 'فاجعل هذه عن نفسك' (پھر یہ حج اپنی جانب سے ادا کرو) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ ابن خزیمہ، رقم ۳۰۳۹ میں ان کے مترادف الفاظ 'فاحعل هذه عنك' (پھر یہ حج اپنی جانب سے ادا کرو) روایت کیے گئے ہیں؛ بیہقی، رقم ۸۴۵۸ میں یہ الفاظ 'حج عن نفسك' (اپنی

جانب سے حج ادا کرو) روایت کیے گئے ہیں؛ ابو یعلیٰ، رقم ۲۴۴۰ میں ان الفاظ کے مترادف الفاظ 'فاحجج عن نفسك' (پھر اپنی جانب سے حج ادا کرو) روایت کیے گئے ہیں؛ بیہقی، رقم ۸۴۶۳ میں یہ الفاظ 'فهذه عنك' (پھر یہ تمھاری طرف سے ہے) روایت کیے گئے ہیں؛ بیہقی، رقم ۸۴۶۱ میں یہ الفاظ 'فلب عن نفسك' (پھر اپنی طرف سے لبیک کہو) روایت کیے گئے ہیں؛ بیہقی، رقم ۸۴۶۲ میں ان الفاظ کے متبادل الفاظ 'عن نفسك فلب' (پھر اپنی طرف سے لبیک کہو) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً ابو یعلیٰ، رقم ۲۶۱۱ میں 'ثم حج عن شبرمة' (پھر شبرمہ کی جانب سے حج ادا کرو) کے الفاظ کے بجاے ان کے ہم معنی الفاظ 'ثم احجج عن شبرمة' (پھر شبرمہ کی جانب سے حج ادا کرو) روایت کیے گئے ہیں؛ بیہقی، رقم ۸۴۶۱ میں یہ الفاظ 'ثم لب عن فلان' (پھر فلاں شخص کی طرف سے لبیک کہو) روایت کیے گئے ہیں؛ بیہقی، رقم ۸۴۶۳ میں یہ الفاظ 'وحج عن شبرمة' (اور شبرمہ کی جانب سے حج ادا کرو) روایت کیے گئے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بیہقی، رقم ۸۴۶۰ میں یہ واقعہ درج ذیل پیرائے میں روایت کیا گیا ہے:

روي أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلًا يقول: لبيك عن فلان. فقال له النبي صلى الله عليه وسلم: «إن كنت حججت فلب عنه وإلا فاحجج عن نفسك، ثم احجج عنه».

''روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج کے دوران میں) ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا: فلاں کی جانب سے لبیک، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا: اگر تم نے اپنا حج ادا کر لیا ہے تو اس کی جانب سے لبیک کہو، ورنہ پہلے اپنا حج ادا کرو، پھر اس کی جانب سے حج ادا کرو۔''

بعض روایات، مثلاً بیہقی، رقم ۸۴۶۶ میں یہ روایت مختلف الفاظ میں روایت کی گئی ہے:

روي أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلًا يلبي عن نبيشة، فقال: «أيها الملبي عن نبيشة، هذه عن نبيشة واحجج عن نفسك».

''روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نبیشہ کی جانب سے لبیک کہتے ہوئے سنا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: اے نبیشہ کی جانب سے لبیک کہنے والے، یہ حج نبیشہ کی جانب سے ہے، اپنی جانب سے بھی حج ادا کرو۔''

یہ روایت دار قطنی، رقم ۱۴۵-۱۴۷ میں بھی روایت کی گئی ہے۔تاہم یہ سب روایات بہ شمول اوپر مذکورہ بیہقی، رقم ۸۴۶۶ ١ الحسن بن عمارہ کے ذریعے سے روایت کی گئی ہیں۔ ان روایات کو درج کرنے کے بعد امام دار قطنی نے درج ذیل الفاظ کا اضافہ کیا ہے:

تفرد به الحسن بن عمارة وهو متروك الحديث، والمحفوظ عن بن عباس حديث شبرمة.

”یہ روایت صرف الحسن بن عمارہ کی سند سے روایت کی گئی ہے،جو کہ متروک الحدیث ہے۔ اس سے متعلق جو محفوظ شبرمہ کی حدیث ہے، وہ حضرت ابن عباس کے واسطے سے ہے۔“

چونکہ اس روایت کے متعلق امام دار قطنی کی راے منفی ہے، اس لیے احتیاط کے پیش نظر اس روایت کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا درست نہیں ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com